مقالات

تحریر: الدکتور محمد عجاج الخطیب
ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدہٗ

قسط (۲۸)

اسماء وصفاتِ باری تعالیٰ

"اسماء اللہ الحسنیٰ" کے معانی!

۴۶۔ "الواسع": "الواسع" بمعنی غنی، کہ جس کا غناء اپنے بندوں کے فقر و حاجات کو محیط، اور جس کا رزق اپنی تمام تر مخلوق کے لیے وسیع ہو۔۔۔ اس قدر کشائش والا کہ جس کی قدرتیں اور معلومات حیطۂ تصور میں نہ آسکیں، جسے کسی چیز کی نگہداشت عاجز نہ کر سکے اور نہ ہی کوئی شے اس پر مخفی ہو۔۔۔ اس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے۔۔۔ ہر غنی اس سے فروتر ہے اور اس کے علم و قدرت کی وسعتوں میں سے کسی چیز کا ادراک بندوں کی حدِ استطاعت سے باہر ہے!

اللہ ربّ العزّت نے اپنی تعریف اپنے کلام مجید میں یوں بیان فرمائی ہے[1]:

"وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ" (البقرۃ: ۲۶۱)

"اور اللہ جسے چاہتا ہے، زیادہ سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔۔۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعتوں والا صاحبِ علم ہے!"

۴۷۔ "الحَكِيْمُ": "الحاکم" بمعنی "القاضی" (فیصلہ کرنے والا!)۔۔۔ فعیل کے وزن پر فاعل کے معنوں میں ہے۔۔۔ قرآن مجید میں اللہ ربّ العزّت کا ارشاد ہے:

"فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ" (الاعراف: ۸۷)

---

[1] الاسماء والصفات ص ۴۱، تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۶۔

"صبر کرلو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان فیصلہ فرمادے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے!"

"الحکیم" "فعیل" کے وزن پر "مُفْعِلْ" کے معنوں میں بھی آتا ہے —— یعنی وہ ذاتِ باری تعالیٰ جو اشیاء کو محکم اور مضبوط بناتا ہے، ان کی تخلیق بڑی مہارت سے کرتا ہے، ان کی بہترین تدبیر فرماتا اور بڑی خوبی سے ان کا اندازہ مقرر فرماتا ہے —— حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ فرماتا ہے، وہ بھی حق ہوتا ہے، اور جو کرتا ہے وہ بھی صائب اور درست!

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ "الحکیم" کے معنیٰ "ذوالحکمۃ" (صاحبِ حکمت) کے ہیں کہ اللہ رب العزّت کا ہر کام مبنی بر حکمت ہوتا ہے اور مناسبِ حال! —— قرآنِ مجید میں ملائکہ کا یہ قول نقل ہوا ہے:

"قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ" (البقرۃ: ۳۲)

"انھوں (فرشتوں) نے کہا، تُو پاک ہے! جس قدر علم تو نے ہمیں عطا فرمایا ہے، اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں، بے شک تُو دانا (اور) صاحبِ حکمت ہے!"

یہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے فرشتوں کی تقدیس وتنزیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں سے کوئی بھی کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتا، ہاں مگر جس قدر کہ وہ چاہے —— نیز انھیں اسی بات کا علم ہے، جو اللہ رب العزّت نے انھیں سکھائی، جب کہ وہ ہر چیز کا علم رکھتا ہے —— اس کی تخلیق بھی حکیمانہ ہے اور اس کے احکام بھی مبنی بر حکمت —— اس کے ہر کام میں اس کی حکمت کارفرما ہے!

حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ارشادِ باری تعالیٰ:

"اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ" کے معنیٰ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"العلیم الّذی قد کمل فی علمہ، والحکیم الّذی قد کمل فی حکمہ"[۱]

۱۔ فتح القدیر ج ۱ ص ۶۵ - ۶۶، مختصر تفسیر ابن کثیر، تحفۃ الاحوذی ج ۹ ص ۴۸۶، الاسماء والصّفات ص ۸۰۔

یعنی "العلیم" وہ ذات کہ جو اپنے علم میں کامل ہے ——— اور "الحکیم" وہ جو اپنے حکم میں کامل و اکمل! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس شخص کی تحسین فرمائی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت سے نوازا، چنانچہ وہ اس کا عالم بھی ہے اور عامل بھی! ——— آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے:

"لا حسد الا فی اثنین، رجل آتاہ اللہ مالاً فسلّطَ علیٰ ھلکتہ فی الحق، وآخرُ آتاہ اللہ حکمۃً فھو یقضی بھا و یعلمھا"

(صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالسنۃ، ج۹ ص ۱۸۲)

"صرف دو قسم کے آدمیوں پر حسد کرنا جائز ہے ——— ایک تو وہ آدمی، جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا، اور پھر اس مال کو راہِ حق میں لٹانے کی توفیق بھی اسے حاصل ہے ——— اور دوسرا وہ کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت سے آشنا فرمایا، چنانچہ وہ اس کا علم بھی رکھتا ہے اور اس کے مطابق فیصلے بھی کرتا ہے!"

یہاں حسد سے مراد یہ نہیں کہ کسی دوسرے کو اگر کوئی نعمت حاصل ہے تو کوئی انسان یہ خواہش کرے کہ یہ نعمت اس دوسرے سے چھن کر اسے حاصل ہو جائے ——— بلکہ اس سے مقصود "رشک" ہے، کہ یہ نعمت جو فلاں کو حاصل ہے، بدستور اسے حاصل رہے اور وہ خود بھی اس سے بہرہ مند ہو!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کو طلبِ حکمت پر بڑی ترغیب دلائی ہے۔ ارشادِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"الکلمۃ الحکمۃ ضالّۃ المؤمن، فحیث وجدھا فھو احق بھا"

(ترمذی، کتاب العلم، ج ۵ ص ۵۱، حدیث ۲۶۸۷)

"کلمۂ حکمت (دانائی کی بات) مومن کی گمشدہ چیز ہے، وہ جہاں بھی اسے پائے، اس کا حق دار ہے (یعنی یہ جہاں سے بھی اسے ملے، حاصل کرے)!"

ابو عبدالرحمان جبلی فرماتے ہیں:

"لیس ھدیۃ افضل من کلمۃ حکمۃ تھدیھا لاخیک"

(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۰)

یعنی کلمۂ حکمت سے افضل کوئی تحفہ نہیں، جو تُو اپنے مسلمان بھائی کو دے!"
حضرت عطاء رح فرماتے ہیں:

"قال موسٰی: یا ربّ ایّ عبادک احکم؟ قال الّذی یحکم للنّاس کما یحکم لنفسہٖ! قال: ای ربّ ایّ عبادك اغنی؟ قال: ارضاھم بما قسمت لہٗ! قال: یا ربّ ایّ عبادك اخشٰی لك؟ قال: اعلمھم بی!"

(سنن دارمی ج ۱ ص ۱۰۲)

"(ایک دفعہ) موسیٰؑ نے عرض کی، "اے میرے ربّ، تیرے بندوں میں سے بہترین فیصلہ کرنے والا کون ہے؟" فرمایا، "جو لوگوں کے لیے بھی اسی طرح فیصلے کرتا ہے، جس طرح اپنی ذات کے لیے کرتا ہے!" موسیٰؑ نے پھر پوچھا، "اے میرے رب، تیرے بندوں میں سے زیادہ غنی کون ہے؟" فرمایا، "جو میں نے اس کی قسمت میں لکھ دیا ہے، اس پر ان میں سے زیادہ راضی رہنے والا!" موسیٰؑ پھر عرض گزار ہوئے، "اے میرے رب، تیرے بندوں میں سے تجھ سے زیادہ ڈرنے والا کون ہے؟" فرمایا: "ان میں سے زیادہ عالم!"
امام مالکؒ سے روایت ہے، لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"یا بنیّ جالس العلماء وزاحمھم برکبتیك فانّ اللّٰہ یحی القلوب بنور الحکمۃ کما یحی الارض المیتۃ بوابل السّماء"

(موطا، کتاب العلم، حدیث ۱، ص ۶۱۹)

"اے میرے بیٹے، علماء کی مجلس میں اپنے زانو ملا کر (یعنی ان کے بالکل قریب) بیٹھا کر (تاکہ تُو حکمت سے آشنا ہو) بلاشبہ اللہ تعالیٰ مُردہ دلوں کو نورِ حکمت سے اسی طرح جِلا بخشتا ہے جس طرح مُردہ زمین کو آسمان سے بارش برسا کر زندگی عطا فرماتا ہے!"
قرآنِ حکیم میں "وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ" (اللہ تعالیٰ علم والا، حکمت والا ہے) اور "اَلۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ" (غالب، حکمت والا) کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں — بہرحال "الحکیم" کے تمام معانی اور جن جن صفات پر اس اسمِ کریم کا اطلاق ہوتا ہے، اوپر گزر چکے ہیں — آخر میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کرتے ہیں:

"جاء الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعرابیّ فقال: علّمنی کلامًا اقولہٗ، قال: قل لا الٰہ الّا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ، اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا، وسبحان اللہ ربّ العالمین. ولا حول ولا قوۃ الّا باللہ العزیز الحکیم۔ قال: ھٰذا لربّی، فمالی؟ قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، قل: اللّٰھمّ اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی"[1]

"ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھائیے جسے (اکثر و بیشتر) پڑھا کروں؟ آپؐ نے فرمایا، "قل لا الٰہ الّا اللہ ... !" "تو یوں کہہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں! اللہ بہت بڑا، بہت ہی بڑا ہے! زیادہ سے زیادہ حمد و ثناء اللہ ہی کو لائق ہے، اللہ رب العالمین کی ذات، بڑی پاکیزہ ہے، اس کے سوا کسی کو قوت و اختیار نہیں، وہ غالب و حکمت والا ہے!" اعرابی نے عرض کی، "اللہ کے رسولؐ"، یہ تو میرے رب کے لیے ہے، تب میرے لیے کیا ہے؟" آپؐ نے فرمایا، "قُلُ اللّٰھمّ اغفرلی ... !" "تو کہہ: اللہ مجھے بخش دے، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے اور مجھے رزق عطا فرما!"

(جاری ہے)

---

[1] صحیح مسلم ج ۴ ص ۲۰۷۲، حدیث ۳۳، ۳۵ — نیز دیکھیے الاسماء والصفات ص ۲۱، قبسات من ھدی النّبوۃ ص ۳۷، حدیث ۵۰۔

خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں —
آپ کی معمولی سی توجہ ادارہ کو غیر ضروری محنت اور تضیعِ وقت سے بچائے گی شکریہ!

(مینجر)